فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۳ شہادت ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۳ اپریل ۱۹۷۴ء	نمبر ۹۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چندہ دینا محبت و اخلاص کا کام ہے اس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے

جو معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا جائے اسے بہرحال ضرور نبھانا چاہیئے

"دُنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اِس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دلویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اُسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

اِس وقت اِس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے۔۔۔ انسان خوراک کے لئے خرچ کرتا ہے۔ لباس کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اور ضرورتوں پر خرچ ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گراں گذرتا ہے؟۔۔۔ خدمت کرنا بہت مفید ہوتا ہے جس قدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے ہیں تو ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔۔۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اِس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اِس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟۔۔۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے وہ دو جس میں کبھی فرق نہ آوے صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ اِس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔

جو معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہیئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دُنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصُول کرتی ہیں اور یہاں ہم رضاء اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸ تا صفحہ ۴۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جہلم سے آمدہ کل ۲۱ شہادت کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ"

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۲ شہادت۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں :۔

"کل رات سے شروع ہو کر شام چار بجے تک مجھے نہایت شدید درد کی تکلیف رہی۔ محمد احمد خان کی تکلیف بدستور بلکہ تین دن سے زیادہ ہی ہے۔ ایک ڈاکٹر کو لے کر لاہور سے آج حامد احمد خاں (میرا پوتا۔ محمد احمد کا بڑا لڑکا) آیا۔ وہ بھی دیکھ کر گیا ہے۔ بہت سخت فکر میری صحت پر اثر انداز ہو رہا ہے اس وقت بھی لکھتے ہوئے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔

کرنل مبشر احمد آئی سپیشلسٹ اور میری لڑکی چار ماہ کے لئے لندن گئے ہیں۔ چھوٹی تین لڑکیاں میرے پاس ہیں۔ بڑی لڑکی پشاور رہ کے وہ امتحان ایف۔ اے کا دے کر آئے گی۔ لڑکا لاہور میں پڑھ رہا ہے۔ ان کے سفر کے بابرکت ہونے کی دعا کی بھی درخواست ہے۔ خیر، سلامتی کا سفر ہو۔ یہاں بھی بچّوں کی، سب خاندان کی، محمد احمد خاں کی خیر اور سلامتی رہے۔ چھوٹی بچّی ثمر صرف بمشکل ڈھائی سال کی ہے۔ ہر طرح کا فکر اور بوجھ ہے۔ بہت بہت دعا کریں۔

مَیں اِس حال میں بعونہٖ تعالیٰ سب کے لئے برابر دعا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعاؤں کو مشرفِ قبولیّت بخشے۔ آمین والسلام

مبارکہ"

خاکسار کا دایاں ہاتھ تاحال ٹھیک نہیں ہوا گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

ربوہ میں نفلی روزہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد بابت نفلی عبادات کی تعمیل میں ربوہ میں ۲۴ اپریل ۱۹۷۴ء بروز بدھ نفلی روزہ رکھا جائے گا۔

بعد نماز مغرب ربوہ کی تمام مساجد میں غلبۂ اسلام کے منصوبوں کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا ہوگی۔

صدر صاحبان محلہ جات احباب کی اطلاع کے لئے بار بار اعلان تراویں اور سحری کے وقت جگانے کا انتظام کریں۔

صدر عمومی

لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ

پبلشر :۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ٭ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۵۳ ہش

اصل اور حقیقی کیمیاگری

دنیا میں ہوا و ہوس کے ایسے بہت سے بندے ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں جو کیمیاگری کے ذریعہ مالدار بننا چاہتے ہیں۔ وہ دن رات اسی اُدھیڑ بن میں لگے رہتے ہیں کہ کسی طرح سونا بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔ وہ کیمیا کے پیچھے اپنی عمر کو ضائع کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ کچھ حاصل کریں جو کچھ پاس ہوتا ہے اسکو بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ پھر تا دمِ آخر کفِ افسوس ملنے اور یاس و الم کی آگ میں جلنے کے سوا ان کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اسلام ہرگز بھی اس کی اجازت نہیں دیتا کہ انسان ایک سراسر بے نتیجہ کام کے پیچھے اپنی عمر اور اپنا مال ضائع کرنے کے فعل عبث کا مرتکب ہو اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"کیمیا کی مرض پہلے زمانہ میں تو عام طور پر تھی اور ہنود اس میں مدت سے پھنسے ہوئے تھے مگر افسوس کہ بعض تعلیم یافتہ لوگ تک اس کے دلدادہ ہیں۔ اسلام اس کو بالکل ناجائز قرار دیتا ہے۔۔۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ساری عمر یونہی فضول ضائع کر دیتے اور کیمیا کی تلاش میں ہی مر جاتے ہیں حالانکہ اس کوچہ میں سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان کے اور کچھ نہیں اور ایسا شخص بیکے نقصان مایہ و دیگر شماتتِ ہمسایہ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۶۵، ۱۶۶)

کیمیاگری کی لغویت اور دنیوی نقطہ نگاہ سے اس کی انتہائی مضرت واضح کرنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی روحانی مضرت اور ہلاکت آفرینی پر بھی روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ کیمیاگر خدا اور اس کے دین سے یکسر غافل ہو کر خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس ضمن میں کیمیاگری کی روحانی مضرت اور ہلاکت آفرینی کو ذہن نشین کرانے کے لئے حضور نے ایک خاص اسلوب اختیار کیا ہے اور وہ یہ کہ حضورؑ نے مفروضہ کے طور پر اس امر کو تسلیم کرنے کے بعد کہ ایک شخص کیمیا بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اس کے مآل سے نہایت حکیمانہ انداز میں خبردار فرمایا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر کیمیا واقعی ہو بھی تو بھی اس کے پیچھے عمر کھونے والا کبھی متقی اور پرہیزگار نہیں ہو سکتا۔ جس کو رات دن دنیا کی محبت لگی رہے گی وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دے گا" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۶۶)

الفاظ مختصر ہیں لیکن جامعیت کا شاہکار۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ کیمیاگری کا چکر انسان کی روحانیت کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے۔ نہ سونا ہی ہاتھ آتا ہے اور نہ دینداری باقی رہتی ہے۔ انسان نہ دین کا رہتا ہے اور نہ دنیا کا۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیمیاگری کی مضرت واضح کرنے میں ازالہ پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ امالہ سے کام لے کر انسانوں میں نفع اندوزی کی خواہش کا رُخ اصل اور حقیقی کیمیاگری کی طرف موڑنے کا کارنامہ کمال خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ وہ حقیقی کیمیاگری کیا ہے جو انسان کو ڈھیروں ڈھیر سونے اور چاندی اور زر و جواہر کا مالک بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے؟ اس کا حضورؑ نے نہایت مختصر جواب دیا ہے وہ ہے تقویٰ۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیاگر سے بہت بہتر ہے۔ اس کیمیاگری میں تو روپیہ ضائع ہوتا ہے مگر اس کیمیاگری میں دین بھی اور دنیا بھی دونوں سدھر جاتے ہیں۔۔۔ پس اصل کیمیا تقویٰ ہے جس نے اسکو حاصل کیا اسی نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضائع کی" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۶۶)

اس کیمیاگری کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق آیت ۳،۴)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کریگا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے گمان بھی نہ ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

سو گویا متقی کا خدا تعالیٰ جسکے خزانوں کی کوئی انتہا نہیں خود متکفل ہو جاتا ہے۔ روحانیت میں ترقی کے ساتھ ساتھ وہ اسے رزق بھی دیتا ہے اور وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ پس تقویٰ سے بڑھ کر اور کوئی کیمیا نہیں۔ اسکے ذریعہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے اور وہ اُس کی پناہ اور کفالت میں آجاتا ہے جسکے خزانوں اور قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ انسان کو ہوا و ہوس نیز حرص اور لالچ کے پھندے میں پھنسنے سے محفوظ رکھتے ہوئے وہ کچھ دیتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ انسان کیمیاگری کے ذریعہ سونا بنانے کی فکر میں گھلتا رہتا ہے اور اس مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ برخلاف اسکے تقویٰ جو اصل اور حقیقی کیمیاگری کی حیثیت رکھتا ہے انسان کو سونے کی ایک ایسی کان تک پہنچاتا اور متمتع کرتا ہے جس کا سونا کبھی ختم نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے اور وہ ہے خدائے قادر و قدوس کی ذاتِ بے ہمتا۔ جسے وہ مل جائے ساری دنیا اس کی خادم بن جاتی ہے۔ یہی اصل اور حقیقی کیمیاگری ہے اسکے سوا اور کوئی کیمیاگری نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی کیمیاگری کا گُر سکھانے ہی مبعوث ہوئے تھے اسی لئے آپؑ نے روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اُس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اُس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اُس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے، ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔" (اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳،۲)

اس کے مقابل پر ہر کیمیاگری (جس کے جال میں ہر مہوس پھنسا ہوا ہے اور عبث اپنی عمر گنوا رہا ہے) باطل ہے۔ یہی وہ اصل اور حقیقی کیمیاگری ہے جسے اختیار کر کے تمام بنی نوع انسان اُس شخص سے زیادہ دولتمند ہو سکتے ہیں جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ سونا اور چاندی ختم ہو جائیگا اور کبھی قائم نہ رہ سکے گا لیکن وہ زرِ خالص جو تقویٰ اللہ کی کیمیاگری کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے کبھی ختم یا زوال پذیر نہیں ہو سکتا۔ یہ دولتِ لازوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آج ہمیں عطا کی گئی ہے۔ اپنے اس زرِ خالص اور دولتِ لازوال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنا ہماری سب سے اہم اور سب سے مقدم ذمہ داری ہے پھر ہمیں خود اپنے لئے ہی اس کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ دوسروں کو بھی اس سے مالا مال کرنا ہے یہاں تک کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر سے اُن کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق مخالفین کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا جواب

آسمان سے چلی توحید خالق کی ہوا۔ دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

محترم مولانا عبد المالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد

(۲)

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ صوفیاء کرام اور بزرگانِ اسلام نے لکھا ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کو خواب میں کسی شکل متجسم دیکھ سکتا ہے۔ اور علم التعبیر کا واقف تمہاری خواب کو صحیح قرار دے کر اس کی تاویل بتائے گا۔

(الیواقیت والجواہر جلد اول صفحہ ۱۶۳)

چنانچہ تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں یہ لکھا ہے۔

مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ صَارَ سُبْحَانَهُ تَعَالَى اهْتَدَى إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ

یعنی اگر کوئی خواب میں یہ دیکھے کہ وہ خدا ہو گیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ صراط مستقیم پر ہدایت یافتہ ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خواب میں اپنے آپ کو خدا دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ آپ صراط مستقیم پر ہیں اور آپ ہی امام المہدی ہیں۔

اس اعتراض کا تیسرا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام معاذ اللہ اگر خود مدعی الوہیت ہوتے تو اپنی جماعت کو یہ تعلیم کیوں دیتے۔

"اے سننے والو سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کی تمام صفات ازلی و ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں اور وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں"

(الوصیت صفحہ ۱۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

پھر خدا تعالیٰ کی توحید پھیلانے کے لئے اپنی دلی تڑپ کا یوں اظہار فرماتے ہیں:۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں"

(کشتی نوح صفحہ ۱۹، ۲۰)

ایسے عاشق توحید پر یہ الزام بہت بڑا افترا اور ظلم ہے۔

اسی کشف کے ضمن میں یہ اعتراض بھی کیا گیا ہے کہ آپ نے زمین و آسمان کے خالق ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ جب یہ

کشفی ماجرا ہے

تو اس سے مادی زمین و آسمان کی تخلیق مراد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ مادی زمین و آسمان تو پہلے سے مخلوق شدہ ہیں۔ نہ تو ان کی تخلیق کا دعویٰ ہے۔ اور نہ یہ ممکن ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

وَإِنِّي أَعْتَقِدُ مِنْ
صَمِيمِ قَلْبِي أَنَّ لِلْعَالَمِ
صَانِعًا قَدِيمًا وَاحِدًا
قَادِرًا كَرِيمًا مُقْتَدِرًا
عَلَى كُلِّ مَا ظَهَرَ وَاخْتَفَى

یعنی میں یقینی دل سے یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ اس جہان یعنی آسمان و زمین اور ساری کائنات کا ایک قدیم قادر اور کریم خدا خالق ہے جو ہر ظاہر و مخفی پر اقتدار رکھتا ہے پس اس اعتقاد کا رکھنے والا مادی زمین و آسمان کے خالق ہونے کا کیسے دعویٰ کر سکتا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام جو زمین و آسمان پیدا کرتے ہیں وہ روحانی ہوتا ہے چنانچہ خود حضور تحریر فرماتے ہیں

"ہر ایک عظیم الشان مصلح کے وقت میں روحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے۔"

پھر اپنے اس کشف کی تشریح یہ فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۵۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دے وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ دنیا نے خدا کی اس نئی تجلی سے دشمنی کی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

حضور کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ اس کشف میں نیا آسمان اور نئی زمین کا محاورہ ایک روحانی جماعت پیدا کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ سو وہ جماعت پیدا ہو گئی جو اسلام کی ہر نوع شاندار خدمات بجا لا رہی ہے اور خدا اپنی غیر معمولی نصرت سے اسے دن دگنی رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔

ان علماء نے تو حضرت اقدس کے ایک کشف پر اعتراض کیا ہے لیکن وہ ان بزرگوں کی بابت کیا کہیں گے جنہوں نے انا الحق کا نعرہ لگایا حضرت شیخ معین الدین قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

من نمی گویم انا الحق یار میگوید بگو
چوں نمی گویم مرا دلدار می گوید بگو

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں

سبحانی ما اعظم شانی

یعنی میری ذات پاک ہے اور میری شان کس قدر بلند (تذکرۃ الاولیاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اور اعتراض جو عام طور پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ احمدی معاذ اللہ ختم نبوّت کے منکر ہیں یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین نہیں مانتے۔

اس اعتراض کا پہلا جواب یہ ہے کہ یہ محض ایک اتّہام ہے۔ ہم احمدی مسلمان ہیں اور قرآن کریم کو اپنا دستور العمل قرار دیتے ہیں تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین نہ مانیں جبکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ خاتم النّبیین ٹھہرایا ہے۔ ہمارا یہ چیلنج ہے کہ ہماری کسی کتاب سے جو آج تک شائع ہوئی ہو یہ لکھا ہوا دکھایا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ خاتم النّبیین نہیں ہیں۔ ہمارے اس چیلنج کے جواب میں کراچی کے رسالہ فاران نے یہ اعتراف کیا کہ انہیں تلاش بسیار کے باوجود بھی ایسا کوئی حوالہ نہیں ملا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"راقم الحروف نے اپنی کسی تحریر میں مرزا غلام احمد یا کسی دوسرے قادیانی لیڈر کا کوئی ایسا قول پیش نہیں کیا جس میں یہ لکھا ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین نہیں تھے یا ختمِ نبوّت کا عقیدہ غلط ہے اِس قسم کے الفاظ بے شک قادیانی لٹریچر میں نہیں ملتے۔"

(ماہنامہ فاران کراچی اکتوبر ۱۹۶۶ء)

دوسرا جواب:۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۹۳ء میں جامع مسجد دہلی میں کھڑے ہو کر یہ اعلانِ عام فرمایا کہ

"جو شخص ختمِ نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

اِس اعلانِ عام کے ماتحت ہی ہمارے سلسلہ میں داخلہ کی جو شرائط مقرر ہیں اور جو بیعت فارم پر چھپی ہوئی ہیں ان میں یہ شرط موجود ہے کہ

"مَیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین یقین کروں گا۔"

پس جب اِس اقرار کے بغیر ہمارے سلسلہ میں کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا تو ہم پر یہ اتّہام لگانا کہ ہم ختمِ نبوّت کے منکر ہیں سراسر ظلم اور تعدّی ہے۔

حضرات! ختمِ نبوّت کی بابت ہم احمدی جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ خاتم النّبیین کے الفاظ کی بابت سب مسلمان فرقے یہ مانتے ہیں کہ یہ کلمات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور مدح میں بیان ہوئے ہیں اس لئے خاتم النّبیین کے الفاظ کے معنی وہی درست قرار پائیں گے جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور عزّت وعظمت قائم ہو اور جو محاورہ عربی اور قرآن کریم کی دیگر آیات اور بزرگانِ اُمّت کے اقوال سے ثابت ہوں اور جن سے تمام بنی نوع انسان پر آپؐ کی فضیلت ثابت ہو۔ ہمارے نزدیک تمام وہ معانی درست اور قابلِ تسلیم ہیں جن سے حضورؐ کی شانِ اقدس ارفع واعلےٰ نظر آئے اسکے سوا کوئی اَور معنی قابلِ قبول نہیں ہو سکتے۔

پہلے مَیں وہ معنی بیان کرتا ہوں جو عام طور پر علماء کی طرف سے بیان کئے جاتے ہیں اور جو عوام میں مشہور ہیں۔

خاتم النّبیین کے عام طور پر یہ معنی کئے جاتے ہیں کہ آپؐ نبیوں کو ختم کرنیوالے ہیں لیکن اِن معنوں پر کئی سوالات وارد ہوتے ہیں۔

پہلا سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ اِس مطلب کو ادا کرنے کے لئے عربی زبان میں لفظ خاتِم ت کی زیر کے ساتھ آتا ہے لیکن اس کی کیا وجہ ہے کہ یہ لفظ قرآن مجید میں ت کی زبر کے ساتھ لکھا ہے اور اس کے معنی مُہر کے ہوتے ہیں نہ کہ ختم کرنے والے کے۔ اِن معنوں کو صحیح تسلیم کرنے سے تو العیاذ باللہ خدا تعالیٰ پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ وہ بیان تو اسمِ فاعل کرنا چاہتا تھا مگر اس نے اسمِ آلہ یعنی خاتَم ت کی زبر کے ساتھ بیان کر دیا۔

دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ کی اپنی اُمّت میں نبوّت پانے کا سلسلہ بھی بند کر دیا گیا ہے تو چاہیئے تھا کہ مسلمانوں کی اکثریت میں بگاڑ نہ آتا اور وہ حالات پیدا نہ ہوتے جو قرآن کریم کے مطابق انبیاءٴ علیہم السلام کی آمد کے موقع پر پیدا ہوتے رہے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ۔

(صٰفّٰت)

یعنی پہلے جب کبھی لوگوں کی اکثریت بگڑ گئی تو ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ نبی (نذیر) کو مبعوث فرمایا۔ اب جبکہ "نبوّت بند" کر دی گئی تھی تو کم از کم اُمّتِ محمدیہ میں تو یہ بات نہ ہوتی کہ اس کی اکثریت میں بگاڑ پیدا ہو جاتا لیکن کہا تو یہ گیا ہے کہ اسلام کا فقط نام رہ جائے گا اور مسلمان یہود کے قدم بقدم چل کر اسی گمراہی میں مبتلا ہو جائیں گے جن میں یہود مبتلا ہو گئے تھے۔ پس جبکہ اُمّت کی اکثریت کا بگاڑ ممکن ہے تو اس کا علاج کیوں بند سمجھا جائے۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نبیوں کی آمد کو بند کر دیا گیا تھا تو پھر یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسےٰ نبی اللہ آئیں گے کیا یہ تضاد نہیں ہے۔ کیا وہ نبی نہ ہوں گے۔ قرآن و حدیث میں کوئی ایسا ارشاد نہیں جس میں کہا گیا ہو کہ وہ نبی نہ ہوں گے بلکہ جیسا کہ صحیح مسلم میں آیا ہے اور قرآن کریم بھی یہی بتاتا ہے آنے والے مسیح وصفِ نبوت سے جدا نہیں ہو سکتے جیسا کہ فرمایا وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَّجَعَلَنِيْ مُبَارَكًا اَيْنَمَا كُنْتُ۔ پس جبکہ ان کا آنا مسلّم ہے تو کیوں یہ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔

چوتھا سوال یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ کی آمد مسلّم ہے اور اِس ضرورت کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئیں گے تو اُمّت کو کیوں اِس شرف سے محروم رکھا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالِ فیض اور قوتِ قدسیہ سے اُمّت میں ایسا انسان پیدا نہ ہو جو اس شرف کا حامل ہو کہ حضورؐ کے نُور سے منوّر ہو کر اپنے زمانہ کی تاریکی کو دُور کر سکے اور اس ضرورت پر اس خیرِ اُمّت کے کسی فرد کو خدا تعالیٰ وہ مقام اور وصف عطا فرماتا جو حضرت عیسیٰؑ کو دیا گیا جبکہ قرآن نے اسلام کو شجرۂ طیّبہ قرار دیا اور جس کے باعث خدا نے کہا کہ اِس کو ہر زمانہ میں عمدہ سے عمدہ پھل لگیں گے۔

پانچواں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بزرگانِ دین نے خاتم النّبیین کے جو یہ معنی کئے ہیں کہ

"آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ ہو گا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے صاحبِ شریعت بنا کر بھیجے۔"

(تفہیماتِ الٰہیہ تفہیم ۶۳)

یہ معنی کیوں نہ تسلیم کئے جائیں۔

جب تک اِن سوالات کو حل نہ کیا جائے نبیوں کے بند کرنے کے معنی درست نہیں قرار پاتے۔

(باقی)

ٹارگٹ حاصل کرنے میں کامیاب جماعتیں

ضلع جھنگ:۔ احمد نگر۔ چک ۲۴۲۔ گھوڑ لوالہ۔ پکّا نسوانہ۔ بیلووال سیداں چھنیاں۔ عنایت پور بھٹیاں۔ سمندری۔ کوٹ قاضی۔ جل بھٹیاں۔

ضلع میانوالی:۔ میانوالی۔ بھکر۔ لیاقت آباد۔ چک ۴۷ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ چک ۷۰ ایم۔ ایل۔ دریا خاں۔ مکڑوال۔ حیدر آباد تھل۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم شاہسوار خاں صاحب چک نمبر ۲۰ ڈیری فارم ڈاک خانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کے ذاتی کھاتہ $\frac{۲۹۸}{۱۳-۱۲۷}$ میں اِس وقت مبلغ ۵۰/۷ روپے جمع ہیں۔ مرحومہ کی میرے علاوہ میری لڑکی سکینہ بیگم صاحبہ بھی وارث ہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا میں سے مرحومہ کا حصّہ جائیداد ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیاں کو ادا کرنے کے بعد بقیہ رقم میری بچی سکینہ بیگم صاحبہ کو دی جائے۔ مَیں اپنا حصّہ چھوڑتا ہوں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد صاحب محترم شیخ فضل حق صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ سبی بلوچستان کوئٹہ میں زیرِ علاج ہیں۔ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن ابھی متلی۔ قے اور دورانِ سر کی تکلیف باقی ہے۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ والد صاحب محترم کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(انعام الحق کوثر۔ کوئٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۱۶۱۶

میں سید احتشام نبی ولد سید غلام نبی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کانو۔ نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ نائیرا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱/۴/۷۴ سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- سید احتشام نبی ولد سید غلام نبی صاحب احمدیہ سیکنڈری سکول کانو۔ نائیجیریا۔ گواہ شد:- منیر احمد عارف ولد مولا بخش صاحب مبلغ سلسلہ کانو۔ گواہ شد:- رفیق احمد ثاقب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کانو۔ نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۱۶۱۷

میں غلام حسین مشتاق ولد کالو خان صاحب قوم بلوچ پیشہ زراعت عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن نور نگر فارم ضلع تھرپارکر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ دو راس بیل قیمت -/۱۸۰۰ روپیہ
۲۔ زمین نہری دس ایکڑ مالیت -/۱۳۵۰۰ " (واقع نور نگر فارم)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:- غلام حسین مشتاق نور نگر فارم۔ ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ گواہ شد:- پیر محمد ولد محمد بخش بخش صاحب نور نگر فارم ضلع تھرپارکر (سندھ)۔ گواہ شد:- رحمت علی ظفر ولد محمد شریف صاحب سکول ماسٹر۔ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر (سندھ)

مسل نمبر ۲۱۶۱۸

میں نعیمہ بشریٰ بنت شبیر محمد صاحب قوم جٹ رانجھا پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرم پورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ نقد -/۵۱ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- بقلم خود نعیمہ بشریٰ بیگم بنت شبیر محمد صاحب کرم پورہ۔ وار برٹن ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:- چوہدری شبیر محمد (والد موصیہ) ولد کرم الٰہی صاحب مرحوم کرم پورہ ضلع شیخوپورہ - گواہ شد:- چوہدری سردار محمد ولد کرم الٰہی صاحب مرحوم کرم پورہ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۱۹

میں امۃ القیوم بنت غلام محمد صاحب قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵۰ روپیہ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:- امۃ القیوم بنت غلام محمد صاحب معرفت حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال محلہ دار الیمن ربوہ۔ گواہ شد:- حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

وصیت نمبر ۱۳۳۲۸ - گواہ شد:- محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ وصیت نمبر ۲۴۴۶۷

مسل نمبر ۲۱۶۲۰

میں ریاض محمود باجوہ ولد شہباز خان صاحب قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری آمد جیب خرچ ہے جو اسوقت -/۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد:- محمود احمد ولد مولوی محب اللہ صاحب مربی سلسلہ ربوہ۔ گواہ شد:- مغفور احمد منیب ولد چوہدری علی احمد صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۲۱

میں مبشر احمد اصغر اٹڑو - ولد علی اصغر اٹڑو قوم اٹڑو پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری آمد جیب خرچ ہے جو اسوقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- مبشر احمد اصغر اٹڑو۔ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔ گواہ شد:- محمود احمد ولد مولوی محب اللہ صاحب مربی سلسلہ ربوہ۔ گواہ شد:- مغفور احمد منیب ولد چوہدری علی احمد صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۲۲

میں محمد بوٹا ولد گلاب دین صاحب قوم پرجاپت پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ نقد مبلغ -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت ۱/۵/۷۴ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:- محمد بوٹا ولد گلاب دین صاحب معرفت پاک میڈیکل سٹور۔ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:- محمد ابراہیم سیکرٹری مال چوہڑکانہ منڈی۔ گواہ شد:- محمد افضل ڈار قائد خدام الاحمدیہ چوہڑکانہ منڈی۔

مسل نمبر ۲۱۶۲۳

میں محمد رفیع مرزا ولد مرزا محمد حسین بیگ صاحب قوم مغل برلاس پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) چھ یا سات ایکڑ اراضی واقعہ چک نمبر ۱۳۳ جیجہ دی زیر تصفیہ ہے۔ (۲) خالی پلاٹ واقعہ کنری پاک مالیت -/۱۵۰۰ روپے (۳) ایک عدد مکان " " قیمت اندازاً -/۲۵۰۰۰ ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۸۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:- مرزا محمد رفیع زکی میڈیکل سٹور کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد:- عطاء اللہ ولد محمد بخش صاحب مرحوم صدر موصیان کنری پاک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی سال کے اختتام میں اب صرف چند دن باقی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خصوصی ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کو بالعموم اور عہدیدار اصحاب کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"پس گو مالی سال کے ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے لیکن مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ العزیز صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا ہو جائیگا تاہم جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں۔ انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی یعنی چھوٹی بڑی دیہاتی اور شہری جماعتوں کے لحاظ سے بھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۴ء مطبوعہ ۲۴ اپریل ۱۹۷۴ء)

عہدیدار اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کے مندرجہ بالا ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے دن رات ایک کرکے کوشش فرماویں کہ وہ نہ صرف بجٹ کو ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے پورا کریں بلکہ بجٹ سے کم از کم ۱۰ فیصدی زائد ادا کرکے دنیا پر یہ واضح کر دیں کہ مومنین کی جماعت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہایت بشاشت کے ساتھ دین کی خاطر ہر قربانی کرتی ہے۔" (ناظر بیت المال۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۱ شہادت ۱۳۵۳ ہش مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۷۴ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۴ و ۵ میں سہوِ کتابت سے بعض الفاظ درمیان میں سے حذف ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے فقرہ کا مفہوم اُلٹ گیا ہے۔ اصل فقرہ درج ذیل ہے:۔

"فی الوقت ہم اس صداقت کے اس پہلو کی اہمیت واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یومِ آخرت پر ایمان کا فقدان انسان کی ہلاکت کا موجب ہے۔"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ ادارہ اس غلطی پر قارئینِ کرام سے معذرت خواہ (ادارہ)

اعلانِ نکاح

ربوہ۔۔۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت کے ایام میں ۳۰ امان ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۷۴ء) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں شفیق سلطان ناصر سلمہٗ اسسٹنٹ فورمین پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ ابن مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر واقفِ زندگی کا نکاح عزیزہ نیر السلام سلمہا بنت مکرم پیر نصیر احمد صاحب سوئی ناردرن گیس کمپنی لائلپور کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اعلانِ نکاح سے قبل آپ نے تقویٰ کی اہمیت پر پُر معارف خطبہ بھی ارشاد فرمایا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور ثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل)

بے زبان جانور

آپ کا قیمتی سرمایہ ہیں انہیں خطرناک اپھارہ سے منٹوں میں بچانے کے لئے "شفائے اپھارہ" استعمال کیجئے۔ ہر پیکٹ پر گارنٹی قیمت ۷۵/۔ درجن ۶/۔ دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

وقفِ جدید سے متعلق عہدیداران و احبابِ جماعت کی فوری توجہ کیلئے

وعدہ جات بھجوانے کی مقررہ تاریخ قریب آرہی ہے

وقفِ جدید کے وعدہ جات بھجوانے کے لئے مقررہ تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء قریب آرہی ہے لیکن کئی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں تاحال موصول نہیں ہوئیں۔ یہ کام مقررہ تاریخ کے اندر مکمل ہو جانا چاہیئے کیونکہ اس کے بعد زیادہ تر توجہ وصولی کی طرف دی جاتی ہے۔ اس لئے اُمراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال و وقفِ جدید سے درخواست ہے کہ وہ اس کام کو معیّنہ تاریخ سے قبل ہی پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور کوشش فرمائیں کہ جماعت کا ہر فرد بچہ ہو یا بوڑھا اس تحریک میں شامل ہو اور وعدہ جات کی مکمل فہرستیں دفتر ہذا میں بروقت پہنچ جائیں۔

یہ امر ملحوظِ خاطر رہے کہ وقفِ جدید کا بجٹ امسال گذشتہ سال کی نسبت قریباً دوگنا ہے اس لئے وعدہ جات بھجواتے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے کہ گذشتہ سال کی نسبت آپ کی جماعت کے چندہ وقفِ جدید کی وصولی دوگنی ہو تاکہ معیّنہ بجٹ پورا ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے اور اپنے دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

ضرورت ہے

ہمارے سپیئر پارٹس ڈیپارٹمنٹ میں چند ذہین، دیانتدار اور محنتی نوجوانوں کی بطور اپرنٹس ضرورت ہے۔ گریجوایٹس کو ترجیح دی جائے گی۔ ٹریننگ کے دوران معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

اپنی درخواستیں مقامی جماعتوں کے صدر یا امیر کی تصدیق کے ساتھ ۳۰ اپریل تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں:۔

معرفت پوسٹ بکس نمبر ۲۷۲۔ لاہور

جناب بشیر علی صاحب زعیم انصار اللہ ادرحماں ضلع سرگودہا نے لکھا:۔

"اکسیر اپھارہ کا ہم نے جانوروں پر بارہا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس جانور کو یہ دوا دی گئی وہ فوراً ٹھیک ہو گیا یہاں تک کہ اپھارہ کی شدت سے گر کر قریب المرگ جانوروں کو بھی اگر اکسیر اپھارہ کا پیکٹ پہنچ گیا تو اس کا اپھارہ فوراً غائب ہو کر اس کی جان بچ گئی۔" فی پیکٹ ۱/۔ درجن یا زائد پر ۲ کمیشن، دو درجن سے زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

حیوانات کے متعلق مفید لٹریچر مفت

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راحت ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۷

"جانوروں کا مہلک اپھارہ"

دوائے اپھارہ کے ایک پیکٹ سے غائب فی پیکٹ ۵۰/۔ درجن ۴/۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ سٹاکسٹ۔

سٹاکسٹ:۔ ناصر دین میڈیکل ہال گولبازار ربوہ